خطبہ جمعہ

بعنوان

غزوہ بدر سے اسباق اور موجودہ حالات

سلسلة منبر الحكمة

511

بتاریخ:6 مارچ،2026ء

بمطابق: 16 رمضان الكريم ، ١٤٤٧ ھ

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل (رجسٹرڈ)

E785 بلاک، جوہر ٹاؤن، نزد اللہ ہو چوک، لاہور، پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اہم نکات

①......غزوہ بدر کو خاص اہمیت کیوں ہے؟

②......واقعہ بدر سے حاصل اسباق

③......غزوہ بدر میں نصرت الٰہی کے مظاہر

④...... بدلتے حالات، کفار کا کردار اور ذمہ داری

⑤......قنوتِ نازلہ کیجئے

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٭ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَ اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَ تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ يَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۟﴾ [الانفال:7]

﴿وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٢٣﴾ [ال عمران:123]

﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝٩﴾[الانفال:9]

﴿لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّ يَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ﴾[الانفال:42]

تمہید

یقیناً جہاد فی سبیل اللہ دین کی بلند چوٹی اور افضل اعمال میں سے ہے، کیونکہ اس سے اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ مکمل ہوتا ہے، اسلام اور مسلمانوں کی نصرت وغلبہ ہوتا ہے، جب کہ ظالم، کافر ومنافق کی ذلت ہوتی ہے، ادیان باطلہ کا خاتمہ اور توحید باری تعالیٰ کا راج ہوتا ہے، جہاد ہی سے لوگ کفر وشرک کے اندھیروں سے نکل کر توحید کے نور میں آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے واقعہ بدر میں اہل ایمان کو ایک اہم حقیقت سے آگاہ کیا ہے کہ مسلمان ہمیشہ اپنے دینی نقطۂ نظر پر قائم رہیں، اسی کو ترجیح دیں اور مقصد زندگی بنائیں، کبھی بھی مال کی محبت کو اپنے اوپر غالب نہ ہونے دیں، خواہ حالات

کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی عظیم مقصد کے تحت اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر کے سلسلے میں مسلمانوں کے ساتھ دو میں سے ایک چیز کا وعدہ فرمایا کہ تم کو شام کا تجارتی قافلہ یا مکہ سے آنے والا ابوجہل کا جنگی لشکر ملے گا۔ مسلمان چاہتے تھے کہ تجارتی قافلہ ہاتھ لگ جائے، جو غیر مسلح تھا، لیکن اللہ نے فیصلہ فرما دیا تھا کہ تمہارا مسلح لشکر سے مقابلہ ہونا ہے، تا کہ حق غالب ہو اور اسلام کی قوت ظاہر ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ وَ تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَۃِ تَکُوْنُ لَکُمْ وَ یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَ یَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ﴾ [الانفال:7]

”اور جب اللہ تم سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کر رہا تھا اور تم چاہتے تھے۔ کہ جو غیر مسلح گروہ ہے وہ تمہیں ملے اور اللہ چاہتا تھا کہ حق کو اپنے احکام کے ساتھ سچا کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔“

تفسیری مفہوم:

آیت کریمہ: (اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ) کی تفسیر میں امام جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فرقة أبي سفيان بن حرب والعير، وفرقة المشركين الذين نَفَروا من مكة لمنع عيرهم.

”ایک گروہ ابوسفیان بن حرب کا تھا جو تجارتی قافلے کے ساتھ تھا اور دوسرا گروہ اُن مشرکین کا تھا جو تجارتی قافلے کی حفاظت کے لیے مکہ سے نکلا تھا۔“

تفسير الطبرى: 13/398

غزوہ بدر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عسکری تربیت کے پیچھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت شاقہ، مسلسل تعلیم و تربیت اور صحیح عقیدہ کارفرما تھا۔ جب کہ کافروں کا عسکری نظم بالکل کھوکھلا تھا، جس کی وجہ یہ تھی کہ ان کا عقیدہ باطل اور پراگندہ تھا اور ان کی اخلاقی تربیت فسق و فجور، رعونت و تکبر، مادی وسائل پر انحصار کرنے اور شراب نوشی پر تھی۔

غزوہ بدر کو خاص اہمیت کیوں؟

غزوہ بدر کو یوم الفرقان کیوں کہا گیا؟

اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر کے دن کو یوم الفرقان قرار دیا ہے، ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ [الانفال:41]

”جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلے کے دن نازل کی جس دن دو جماعتیں مقابل ہوئیں اور اللہ ہر چیز پر پوری

قدرت رکھنے والا ہے۔"

"فرقان" مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اِس کا مطلب ہے خوب فرق کرنے والا۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کے درمیان فرق کیا۔غزوۃ بدر فرقان تھا، کیوں کہ اس کے بعد اسلام ایک نئے عہد میں داخل ہوا۔ جنگ بدر سے پہلے مسلمان صبر و ہمت، انتظار اور تیاری کے مرحلے میں تھے۔

غزوہ بدر کے بعد وہ مدنی معاشرہ اور حکومت کی نئی تشکیل کے مرحلے میں داخل ہوا۔جس سے اسلام معاشرتی اور سیاسی افق پر پوری تابنا کی سے نمودار ہوا۔ اللہ وحدہ لاشریک کی الوہیت ثابت ہوئی اور معبودانِ باطلہ اور ان کے پوجاری رُسوا ہوئے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو بھی فرقان کہا، کیوں کہ یہ مخالفوں پر قطعی حجت اور لاجواب دلیل ہے اور اسی طرح بدر بھی فرقان ہے، کہ اس کے بعد حق و باطل میں فرق ہمیشہ کے لیے واضح ہو گیا۔

جنگ بدر کا دن فرقان کیسے؟

غزوہ بدر اپنے نتائج کے اعتبار سے بھی فرقان ثابت ہوا۔ اس کے بعد مکہ اور مدینہ کی ایک بڑی تعداد اسلام کی دہلیز پر آ جھلکی۔ کئی مشرک قیدی مسلمان ہوئے۔قریش کی زیادہ تر قیادت ماری گئی۔قریش ذلیل ہو کر فدیہ دے کر اپنے قیدی چھڑانے آئے۔مسلمانوں کی فتح کی خبر چہار سو پھیل گئی، حتیٰ کہ نجاشی تک پہنچ گئی۔

مدینہ کے یہود مسلمانوں کے خلاف اعلانیہ مہم جوئی سے باز آ گئے۔بعض بدوی قبائل مسلمانوں کو معمولی سمجھتے تھے، وہ اس خطرے کو اہمیت دے کر تیاری کرنے لگے۔ دوسری طرف نبی اکرم ﷺ نے بھی مدینہ کے استحکام اور تحفظ کے لیے بھر پور عسکری مہم جوئی کی اور یہ جنگی مہمات فتح مکہ کے بعد تک بھی جاری رہیں اور قریش مکہ کی باقی قیادت فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہو گئی۔

غزوہ بدر کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس جنگ کے ذریعے کافروں کی جڑ کاٹ دی اور حق کو واضح کیا۔

﴿وَ یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ یَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِیْنَ ۙ﴾ [الانفال:7]

"اور اللہ چاہتا تھا کہ حق کو اپنے احکام کے ساتھ سچا کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔"

اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر کو خاص اہمیت دی:

اللہ کے ہاں جنگ بدر کی خاص اہمیت تھی کہ اللہ نے فرشتوں کے سردار سیدنا جرائیل علیہ السلام کو اس میں بھیجا اور انھوں نے تمام فرشتوں کی قیادت کی۔ اللہ تعالیٰ نے معرکہ بدر کو اس قدر اہمیت دی کہ ایک دوسرے کے خلاف سب سے پہلے مدمقابل آنے والوں یعنی سیدنا حمزہ، علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث اور کافروں کی طرف سے عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کی انفرادی جنگ کو قرآن میں علیحدہ ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ لوگ اپنے رب کے بارے میں مد

مقابل تھے۔ ارشاد باری ہے:

﴿هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾ [الحج:19]

"یہ لوگ ہیں جن کے درمیان اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا ہے۔"

تفسیری مفہوم:

چنانچہ اس آیت کا اولین مصداق یہی تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ یہ آیت: ﴿ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ﴾ ان چھ آدمیوں کے بارے میں اتری تھی جو بدر کے دن ایک دوسرے کے مقابلے میں نکلے تھے۔"

اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں پہلا شخص ہوں جو قیامت کے دن اس جھگڑے کے لیے رحمان کے سامنے دونوں زانوؤں کے بل بیٹھوں گا اور اپنا مقدمہ پیش کروں گا۔"

صحيح البخارى: 4744

ان تینوں حضرات کے بعد قیامت تک آنے والے وہ تمام مجاہد بھی اس آیت میں شامل ہیں جنھوں نے توحید کی خاطر کفار سے جہاد کیا یا کریں گے۔

غزوہ بدر کی اہمیت اس اعتبار سے بھی ہے کہ اس کے بارے اللہ نے فرمایا:

﴿لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ﴾ [الانفال:42]

"اس جنگ کے بعد جو بھی ہلاک ہوگا وہ دلیل کی بنیاد پر ہلاک ہوگا اور جو زندہ رہے وہ بھی دلیل وحجت کی بنیاد پر زندہ رہے۔"

یوم بدر اور نمازِ فجر:

سن دو ہجری 17 رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک اسلام کا پہلا معرکہ بدر پیش آیا۔ اس دن فجر کے وقت نبی اکرم ﷺ نے صدائے لگائی: "اللہ کے بندو! نماز! لوگ درختوں اور ڈھالوں کے نیچے سے نکل کر نماز کے لیے اکٹھے ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انھیں نماز پڑھائی، انھیں جہاد فی سبیل اللہ اور قتال کی ترغیب دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ جَمْعَ قُرَيْشٍ تَحْتَ هَذِهِ الضَّلَعِ الْحَمْرَاءِ مِنَ الْجَبَلِ))

"قریش کا لشکر اس سرخ پہاڑ کے دامن میں موجود ہے۔"

مسند أحمد: ح: 948- السيرة النبوية لابن كثير: 423/2

واقعہ بدر سے حاصل اسباق

دعا کے ذریعہ مدد مانگیں:

دعا کوئی ضمنی عبادت نہیں بلکہ عبادت کی اصل ہے۔ اس میں توحید، توکل، عاجزی اور محبت سب جمع ہو جاتے ہیں۔ گو بندہ دعا کے ذریعے یہ اعلان کرتا ہے کہ میرا سہارا صرف اللہ ہے۔قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾[المومن:60]

”تمہارے پروردگار کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو، میں قبول کروں گا۔“

واقعہ بدر میں دعا کے ذریعے نصرتِ الٰہی:

دشمنوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کی مدد کا بہت بڑا ذریعہ دعا ہے، یہ سبق بھی ہمیں غزوہ بدر سے ملتا ہے، جیسا کہ اس موقع پر مسلمانوں نے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی بدر کی رات رو رو کر اللہ سے دعائیں کیں:

﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝﴾[الانفال:9]

”جب تم اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کی کہ میں ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرنے والا ہوں جو یکے بعد دیگرے آنے والے ہیں۔“

......جناب نبی کریم ﷺ جب بھی کسی مصیبت یا سختی کا سامنا کرتے تو اپنے رب سے دعا اور فریاد کیا کرتے تھے، جیسا کہ غزوۂ بدر کے موقع پر ساری رات اپنے رب کے حضور گڑگڑا کر دعا فرمائی، آپ کے کندھے سے چادر گر گئی، جناب صدیق رضی اللہ عنہ نے چادر کندھوں پر رکھی اور تسلی دی، آپ ﷺ یہی دعا کرتے رہے:

((اَللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِي، اللهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي، اَللّٰهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ))

”اے اللہ! میرے لیے اپنا وعدہ پورا فرما۔اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ عطا فرما۔اے اللہ! اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔“

صحيح مسلم: 1763

انبیا کرام علیہم السلام کی زندگیاں دعاؤں کا مجموعہ:

اسلام نے دعا کو زندگی کے کسی ایک شعبے تک محدود نہیں کیا، بلکہ دعا عبادت میں بھی ہے، معاملات میں بھی، فیصلوں میں بھی، گھریلو زندگی میں بھی، حتیٰ کہ روزمرہ کے معمولات میں بھی ہے۔ اسی طرح دعا صرف مصیبت کے وقت نہیں،

بلکہ نیکیوں کی توفیق میں بھی مانگنی چاہیے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے چھوٹے سے چھوٹے کام کے لیے بھی دعا کی تعلیم دی ہے، تاکہ بندہ ہر لمحے اللہ تعالیٰ سے جڑا رہے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن میں انبیاء کی زندگیاں دعا سے بھری ہوئی دکھائی دیتی ہیں:

﴿ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝۹۰ ﴾ [الانبیاء:90]

”وہ نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور ہمیں امید اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے۔“

ایمان اور نیک عمل اللہ کی مدد کا ذریعہ:

یقیناً ایمان اور نیک عمل نصرتِ الٰہی کا بڑا سبب ہے؛ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی متعدد آیات میں اپنے رسولوں اور ایماندار نیک لوگوں سے دنیا اور آخرت میں خاص مدد اور غلبے کا وعدہ فرمایا ہے۔

﴿ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝۵۱ ﴾ [المومن:51]

”بے شک ہم اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے ضرور مدد کرتے ہیں دنیا کی زندگی میں اور اس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔“

ایمان اور توکل علی اللہ کی مضبوطی سے نصرتِ الٰہی:

واقعہ بدر سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد اور سامان دشمنوں کے مقابلے میں کم تھا، لیکن انھوں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور نبی کے حکم پر جہاد کیا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں فتح عطا فرمائی۔ گویا نصرت الٰہی کا بڑا ذریعہ ہر حال میں اللہ کی ذات پر توکل کرنا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲۳ ﴾ [ال عمران:123]

”اور بلاشبہ یقیناً اللہ نے بدر میں تمھاری مدد کی، جب کہ تم نہایت کمزور تھے، پس اللہ سے ڈرو، تاکہ تم شکر کرو۔“

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ میں جنگی شجاعت کی روح کیسے پھونکی؟

نبی اکرم ﷺ نے تین طریقوں سے اپنے صحابہ میں جہاد کا شوق اور جنگی شجاعت کی روح پھونکی:

1......: قرآن کی تعلیم　　2......: نبوی فرمودات　　3......: اسوہ حسنہ

قرآن مجید نے اہل ایمان کو جہاد فی سبیل اللہ کے مقصد سے روشناس کرایا کہ ظلم کے خلاف تلوار اُٹھانی پڑتی ہے۔ ظلم وستم کے ستائے ہوئے کی لوگوں کی مدد کرنی ہے۔ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ نے جہاد کا طریقہ کار بھی بتلایا کہ دشمن کے مقابلے میں ذکر الٰہی کو لازم پکڑو۔ صبر وثبات کو اختیار کرو۔ ثابت قدم رہنے والا ایک مومن کئی

کافروں پر بھاری ہوتا ہے۔تقوی اختیار کرو۔شیطان مومن کو پھسلا کر اسے بزدلی اختیار کرنے پر مجبور کرتا ہے،تم نے اس کے نرغے سے بچنا ہے۔اللہ سے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کرو۔اسی طرح تم اللہ اور اس کے رسول سے خیانت مت کرو۔حالت جنگ میں کافروں اور منافقوں کے ساتھ سختی کرو اور یاد رکھو اللہ اپنے متقین بندوں کے ساتھ ہے۔

ایمان کی مضبوطی اور شجاعت و بہادری کا جذبہ:

عقیدہ و ایمان کی مضبوطی دل کے قوی ہونے ،دشمن کے مقابلے میں ڈٹ جانے کا نام ہے۔ یہ صرف جسمانی قوت کا نام نہیں، یہ تو جانوروں میں ہوتی ہے، بلکہ حقوق کی ادائیگی ،خواہشات پر غلبہ،نفسانی خواہشات پر قابو اور نیک اعمال کے تسلسل کا نام ہے کہ جان جاتی ہے تو جائے لیکن علم و عدل کے تقاضے مجروح نہ ہوں۔

شجاعت کے تین پہلو ہیں:

1......: دل کی مضبوطی 2......: جرات کا عملی مظاہرہ 3......:عقیدہ و ایمان کی فکر

اِن تینوں خوبیوں کے پائے جانے سے قابل تعریف شجاعت حاصل ہوتی ہے۔خوف کی حالت میں مومن کے دل میں ثابت قدمی رہتی ہے، یعنی وہ بدحواس نہیں ہوتا۔شجاعت کا ایک پہلو عقیدہ و ایمان کا استحکم بھی ہے۔عقیدے کی مضبوطی سے انسان مشکلات پر صبر کرتا ہے۔شجاعت کا جذبہ ذکر الٰہی کی مسلسل مشق، اخلاص، آخرت کی چاہت اور توکل علی اللہ جیسی صفات سے پیدا ہوتا ہے۔

غزوہ بدر میں مسلمانوں کا پہلا جنگی شعار:

شعار کے معنی علامت، نشانِ خاص، مرموز الفاظ اور بھیس ہیں۔ اس سے مراد وہ مخفی کلمہ (Code word) ہے، جسے جنگجو لوگ میدان جنگ میں اپنے ساتھیوں کی پہچان اور شناخت کے لیے منتخب کرتے ہیں۔مختلف جہادی مہمات، غزوات و سرایا میں نبی کریم ﷺ نے مجاہدین کے مختلف شعار مقرر فرمائے۔مثلاً: غزوہ بدر میں مجاہدین کا شعار"احد ، اَحَدٌ " تھا۔غزوہ اُحد میں ۔ امِتْ، اَمِتْ" تھا۔غزوہ بنی مصطلق میں" یَا مَنْصُورُ ، اَمِتْ اَمِتْ " تھا۔غزوہ خندق میں نے شعار:" حم، لَا یُنْصَرُوْن " تھا۔اسی طرح فتح مکہ،غزوہ حنین اور طائف کے موقع پر مہاجرین کا شعار یَا بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَن "خزرج کا" یَا بَنِي عَبْدِ اللهِ "اور اوس کا شعار" یَا بَنِي عُبَيْدِ اللهِ "تھا۔

السيرة لابن هشام: 634/1

غزوہ بدر میں نصرتِ الٰہی کے مظاہر

نصرتِ الٰہی کا نزول قربانیوں کا رہین منت ہے:

نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ کی رضا کے لیے تن من دھن قربان کر دینے کے لیے تیار ہو کر جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ بدر کی ساری رات اللہ کے حضور اپنی بے بسی اور عجز و انکساری کا اظہار کرتے رہے تو اُس کے بعد اللہ کی مدد نازل ہوئی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان راہِ خدا میں اپنا سب کچھ پیش کر دے تو اس ک بعد اللہ تعالیٰ اخلاص کے بدلے میں اپنی نصرت سے نوازتا ہے۔ اگر انسانوں کی طرف سے کوشش و کاوش میں کوتاہی ہو تو نصرتِ الٰہی بھی روٹھ جاتی ہے۔

نصرتِ الٰہی کے بنیادی اسباب:

اللہ کی مدد کب اور کیسے نازل ہوتی ہے؟ اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1......: تقوی 2......: اخلاص 3......: ایمان 4......: شجاعت 5......: نصرت دین

اس کے علاوہ کچھ اسباب بھی ہیں، جنھیں ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

1......: مقدور بھر تیاری 2......: آپس میں اختلاف وتنازع نہ کرنا 3......: مکمل سمع واطاعت

4......: نظامِ شورائیت 5......: ترغیب جہاد وقتال

مسلمانوں کا مورال کفار سے بلند کیوں ہوتا ہے؟

اسلامی تاریخ ہے کہ غزوہ بدر سے لے کر صدیوں تک مسلمانوں کی جنگ ہمیشہ ایسے دشمنوں سے ہوئی جو تعداد اور سلحہ کے اعتبار سے اُن سے زیادہ ہوتا تھا لیکن مسلمان قلت تعداد کے باوجود کفار پر غالب آئے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان قلت تعداد کے باوجود کفار پر غالب کیونکر آتے رہے اور کافروں کی نسبت مسلمان کیوں سر بلند رہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں کی عظمت رفتہ اور ترقی کے پیچھے قرآن کی لافانی طاقت موجود رہی ہے۔ قرآن نے اپنے ماننے والوں کے دلوں میں ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت کو اتنی گہرائی سے اتارا ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔

قرآن کا سب سے بڑا موضوع تذکیر الٰہی اور تذکیر آخرت ہے۔ ایمان کے یہ پہلو جیسے جیسے گہرے اور مستحکم ہوں گے، ویسے اہل ایمان کو اعلیٰ اخلاقیات کی وہ قوت نصیب ہوئی جو کفار کے خواب و خیال میں نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۚ﴾ [ال عمران: 172]

”وہ لوگ جو زخم خوردہ ہونے کے باوجود اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہتے ہیں، جو نیکوکاری اور تقوی اختیار کرتے ہیں، ان کے لیے عظیم اجر ہے۔“

قرآن مجید میں کئی مقامات پر یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ مسلمانوں کی نصرت و فتح کا بڑا سبب اُن کا ایمان ویقین ہے۔(وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ)"اور مومنوں کی مدد کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔" (آل عمران: 156)

مصائب کے موقع پر اونگھ آنا سکینت کی علامت ہے:

غزوہ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے بطور انعام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اُونگھ طاری کی ۔ امام قرطبی رحمہ اللہ اس کی تشریح میں لکھتے ہیں:"اللہ تعالی کی طرف سے یہ اُونگھ دو اعتبار سے صحابہ کرام پر انعام واحسان بن گئی۔

1......: ایک تو اس نیند سے جسمانی اعضا کو راحت نصیب ہوتی ہے۔

2......: جنگ میں نیند یا اونگھ سے دشمن کا رعب کم ہوتا ہے کیونکہ خوف انسان کو جگائے رکھتا ہے۔

اسی طرح بدر کے میدان میں اللہ تعالیٰ نے بارش نازل فرما دی، جس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ فائدہ ملا کہ انھوں نے اپنے جانوروں کو پانی پلالیا اور اُن کی طرف والی ریت بھی جم گئی۔لیکن یہی بارش کافروں کے لیے نقصان کا باعث بنی کہ اُن کی زمین کیچڑ والی ہوگئی۔ وہ بدر میں بروقت نہ پہنچ سکے۔

تفسیر القرطبی: 372/7

غزوہ بدر میں فرشتوں نے عمامے باندھے تھے:

غزوہ بدر میں فرشتوں نے مختلف رنگوں کے عمامے پہنے ہوئے تھے، بدر کے دن فرشتوں کی پہچان یہ تھی کہ انھوں نے سفید امام باندھے ہوئے تھے اوران کے کنارے کندھوں پر لٹکے ہوئے تھے۔ البتہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام کا عمامہ زرد رنگ کا تھا۔

السیرہ لابن ہشام: 633/1

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدر کے دن فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے۔

سبل الهدى: 43/4

فرشتوں کا کفار کو قید کرنا:

غزوہ بدر میں فرشتوں نے مجاہدین کی مختلف انداز سے مدد کی گئی۔فرشتوں نے دشمنان دین کو قتل کیا اور ان کا کفار پر رعب بھی طاری ہوا۔ اس کے علاوہ انھوں نے کفار کو قید بھی کیا۔ اس غزوے میں سائب بن ابی حبیش بھی قید ہوا، اس سے جناب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تجھے کس نے قید کیا ہے؟ اس کے لاعلمی کے اظہار پر آپ ﷺ نے فرمایا: ((أَسَرَكَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ))"تجھے کسی فرشتے نے قید کیا ہے۔"

یہی سائب فتح مکہ پر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے تھے۔جیسے سیدنا سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی اس امر کی شہادت ملتی

ہے کہ وہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے بدر کے روز چتکبرے گھوڑوں پر سوار، سفید پوشاک پہنے ہوئے آدمی آسمان سے اترتے دیکھے۔ انھوں نے مسلمانوں کے مخالفین کو قتل بھی کیا اور انھیں قید بھی کیا۔

دلائل النبوة للبيهقى: 57/3

ابو جہل کے تکبر بھرے آخری لمحات:

غزوہ بدر میں ابو جہل موت و حیات کی کشمش میں تھا۔ ان لمحات میں بھی وہ اپنے تکبر سے نہ نکلا، اس کے برعکس زندگی کا اختتام دیکھ کر فرعون نے بھی ایمان لانے کا اظہار کر دیا تھا۔ بہر حال جب سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی گردن پر پاؤں رکھا، اس کی داڑھی پکڑ کر بولے: "او اللہ کے دشمن! اللہ نے تجھے ذلیل و رسوا کیا۔ وہ بولا: کیا اس سے بڑا آدمی بھی کوئی ہے جس کو تم نے قتل کیا ہے؟ پھر بولا: کاش! مجھے کسانوں کے بجائے کسی اور نے قتل کیا ہوتا۔"

اس کے آخری الفاظ یہ تھے: "او! بکریوں کے حقیر سے چرواہے! تو بڑی اونچی اور دشوار جگہ پر چڑھا ہے۔"

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا سر کاٹ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے للہ کا شکر ادا کیا۔

صحيح البخارى: 3963

محسن انسانیت کا بدر کے مقتولین سے حسن سلوک:

بدر کے مقتول کافروں سے حسن سلوک اسلام کی اعلیٰ اقدار کا حصہ ہے۔ اس کی ایک مثال نبی اکرم ﷺ اس قدر اعلیٰ اخلاق کے درجے پر فائز تھے کہ آپ کے عمدہ اخلاق کی برکھا مومن تو کیا کافروں حتی کہ دشمنوں پر بھی برستی تھی۔

اللہ کے دین کی خاطر دشمنی اپنی جگہ مگر اخلاقی مظاہر میں یہ کبھی حائل نہ ہوئی۔ سیرت مبارکہ کی ان تابناک مثالوں میں سے ایک مثال مقتولین بدر کے ساتھ برتاؤ کی ہے۔ بدر کے مفرور کافر تو اپنے مقتولین کو دہکتے پتھروں اور تپتے سورج کے سامنے چھوڑ بھاگے تھے مگر نبی کریم ﷺ نے بدر کے کفار مقتولین کو چیلوں، کوّوں اور درندوں کی چیر پھاڑ کے لیے اسی حالت میں نہ چھوڑا بلکہ انسانیلاشوں کا احترام کرتے ہوئے انھیں ایک غیر آباد کنویں میں ڈالنے کا حکم دیا۔

السيرة النبويه لا بن كثير : 456/ 2 ۔ السيرة النبويه لابن اسحاق : ص: 318، 319

بدلتے حالات، کفار کا رویہ اور سبق کی بات

شیطان انسان کو کیسے گمراہ کرتا اور گناہ کرواتا ہے:

شیطان انسان کو اس طرح گمراہ کرتا ہے کہ اُس کی نظر میں گناہوں کو خوش نما اور مزین کرتا ہے، جب انسان شیطان کے جال میں پھنس جاتا اور گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے تو وہ اس سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ یہی معاملہ غزوۂ بدر میں بھی

پیش آیا کہ جب شیطان نے کفارِ مکہ کی نظر میں نبی کریم ﷺ سے جنگ کرنے کو خوشنما بنا دیا، پھر جب وقت آیا تو وہ ان سے الگ ہو گیا اور انھیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔

﴿ وَ اِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَ قَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾ [الانفال:48]

”اور جب شیطان نے ان کے لیے ان کے اعمال خوشنما بنا دیے اور کہا آج تم پر لوگوں میں سے کوئی غالب آنے والا نہیں اور یقیناً میں تمھارا حمایتی ہوں، پھر جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو وہ اپنی ایڑیوں پر واپس پلٹا اور اس نے کہا بے شک میں تم سے بری ہوں، بے شک میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے، بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ بہت سخت عذاب والا ہے۔“

اللہ کی نعمتوں کا کفر انسان کو عذاب الٰہی کا موجب بناتا ہے:

کفر وشرک اور گناہ کے کام نعمتوں کے زائل ہونے اور عذاب الٰہی کے نازل ہونے کا سبب بنتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جب قریش مکہ نے عظیم نعمت (جناب رسول اللہ ﷺ) کی ناشکری کی، پھر انھوں نے آپ کو جھٹلا دیا اور دشمنی اختیار کی، تو اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر میں انھیں قتل اور قیدی ہونے کی صورت میں سزا دی۔

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴾ [ابراهيم:28]

”کیا آپ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں ڈال دیا۔“

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے:

”اللہ کی قسم! اس سے مراد کفارِ مکہ ہیں جنھوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کی نعمت کو جھٹلایا، جس کے نتیجے میں غزوہ بدر کے روز انھیں ذلت ورسوائی اٹھانی پڑی۔

صحيح البخاری: 3977

کفارِ مکہ کو سزائیں اور مسلمانوں کو سبق:

مکہ کے کافروں کو غزوۂ بدر سے پہلے بھی کئی سزاؤں اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مثلاً: ان پر قحط سالی اور سخت تنگی مسلط ہوئی، یہاں تک کہ وہ ہڈیاں تک کھانے پر مجبور ہو گئے۔ مگر ان سب حالات کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا اور وہ اپنے شرک اور گمراہی پر قائم رہے۔ یہاں تک کہ غزوہ بدر کا معرکہ پیش آیا، جس میں اللہ تعالیٰ شکست، قتل اور قید ہونے کی

ذلت سے دوچار کیا۔

سبق کی بات:

آج بھی اسلام کے دشمن، خواہ یہود ونصاریٰ ہوں، مشرک ہوں، منافق ہوں یا دیگر غیر مسلم لوگ، مسلمانوں کے خلاف کرنے اور انھیں مٹانے کی کوشش میں کوئی کسر نھیں چھوڑتے۔ وہ اسلام اور اہل اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے مختلف طرح کی تدبیریں اور سازشیں تیار کرتے رہتے ہیں۔

اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡۤا اَذًى كَثِيۡرًا ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۱۸۶﴾ ﴾ [آل عمران:186]

"اور تمھیں اپنے سے پہلے اہل کتاب اور مشرکوں سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سننی پڑیں گی۔ اگر تم صبر کرلو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو بلا شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔"

آج ہمارے لیے سبق وہی ہے جس کا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے، عقیدہ کی اصلاح، ایمان وعمل میں مضبوطی اور شجاعت وبہادری کے ساتھ دشمن کے خلاف ہر قسم کی تیاری رکھنا لازم ہے۔

اسی کے بارے علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ نے کیا تھا:

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

قنوت نازلہ کیجئے

چند دعائیں نقل کی جاتی ہیں:

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ۔

اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْکَفَرَةَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ

اَوْلِیَآئک، اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَأسَکَ الّذِیْ لاَ تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ۔

اَللّٰھُمَّ اِنّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا ھُمْ بِمَا شِئْتَ۔

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ. اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ۔

اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَکَ عَلَی الْیَھُوْدِ وَالْھِنْدُوس۔ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَکَ عَلَی الْمَسِیْحِیّیْنَ الصَّلِیْبِیّنَ۔

اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَکَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ وَالْکُفّارِ اَجْمَعِیْنَ وَاجْعَلْھَا عَلَیْھِمْ سِنِیْنَ کَسِنِيْ یُوْسُفَ

اَللّٰھُمَّ دَمِّرْ أعْدَاء الدِّیْنَ اَللّٰھُمَّ دَمِّرْ دِیَارَھُمْ وَشَتِّتْ شَمْلَھُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَھُمْ،اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ' اَللّٰھُمَّ قَتِّلْ شُبَّانَھُمْ وَیَتِّمْ أطْفَالَھُمْ وَرَمِّلْ نِسَآئَھُمْ'

اَللّٰھُمَّ خُذْھُمْ أَخْذَ العَزِیْزِ الْمُقْتَدِرِ، اَللّٰھُمَّ احْصِھِمْ عَدَداً وَاقْتُلْھُمْ بَدَداً۔

اللَّهُمَّ انْصُرِالمُسْلِمِينَ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ،اللَّهُمَّ انْصُرأَهْلَ فِلَسْطِينَ المستضعفين، اللَّهُمَّ آمِنْ رَوْعَاتِهِمْ، وَفَرِّجْ كُرُبَاتِهِمْ، وَاحْفَظْهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ ۔ اللهم احفظ الاسلام والمسلمين۔ آمین یا رب العالمین

خطبہ رائٹر
حافظ تنویر الاسلام
03424449009

خطبہ حاصل کرنے کے لیے (واٹس ایپ)
03034125519
03014843312

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاھد (مدیر)
03015989211